سوال

کچھ اسباب کی بنا پر میرے والد صاحب میری والدہ کی ابھی تک مہر ادا نہیں کرسکے، اوراب والد صاحب کوئی کام کاج بھی نہیں کرتے کیونکہ ریٹائر ہوچکے ہیں، توکیا میں اپنے والد صاحب کوکچھ رقم دے سکتا ہوں تاکہ وہ میری والدہ کو مہر ادا کردیں ؟

جواب

الحمد للہ

پہلی بات تو یہ ہے کہ مہر بیوی کا اپنے خاوند پر حق ہے جب خاوند بیوی کے لیے مہر مقرر کردے اورپھر وہ مہر ادا کرنے پر قادر نہ ہو تو وہ باقی قرض کی طرح خاوند کے ذمہ قرض شمار ہوگا، لیکن اگر بیوی اپنی مرضی سے خاوند کو مہر معاف کردیتی ہے توپھر خاوند بری الذمہ ہوجائیگا، کیونکہ یہ عورت کا حق تھا اوراس نے اپنا حق ساقط کردیا ہے

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور تم عورتوں کوان کے مہر خوشدلی سے ادا کرو، پھر اگر وہ اس میں سے کوئی چیز تمہارے لیے چھوڑنے پر دل سے خوش ہوجائیں تو اسے کھا لو، اس حال میں کہ مزے دار خوشگوار ہے النساء (4).

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"جب عورت مہر لینے کے بعد خاوند کو اپنا سارا یا مہر کا کچھ حصہ معاف کردے تو اس کے لیے اپنے مال میں ایسا کرنا جائز اور صحیح ہے، ہمارے علم کے مطابق تو اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

الایہ کہ وہ اسے معاف کردیں .

یعنی بیویاں معاف کردیں

اور اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

پھر اگر وہ اس میں سے کوئی چیز تمہارے لیے چھوڑنے پر دل سے خوش ہوجائیں تو اسے کھا لو، اس حال میں کہ مزے دار خوشگوار ہے النساء (4)....انتہی

ماخوذاز : المغنی ابن قدامہ (196/7).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

کیا مہر قرض شمار ہوتا جس کی ادائیگی کرنا واجب ہے یا قرض شمار نہیں ہوتا ؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا :

" بیوی کےلیے جو مہر مقرر کیا گیا ہے وہ رخصتی و دخول یا وفات کی صورت میں مکمل ادا کرنا واجب ہے ، اور اگر دخول ورخصتی سے قبل عورت کو طلاق دی جائے تو مہر مقررہ کا نصف عورت کو دیا جائیگا

دونوں حالتوں میں ہی عورت کےلیے جو مہر واجب ہے وہ خاوند کے ذمہ قرض ہے اس کی ادائیگی واجب ہے ، الا یہ کہ عورت اپنی رضامندی وخوشی سے سارا یا مہر کا کچھ حصہ معاف کر دے تو یہ ساقط ہوجائیگا

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور اگر تم انہیں چھونے (دخول ورخصتی) سے پہلے طلاق دے دو اور تم ان کا مہر مقرر کر چکے ہو تو مقررہ مہر کا نصف انہیں دیا جائیگا ، الا یہ کہ وہ عورتیں اسے معاف کر دیں ، یا پھر وہ جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے وہ معاف کر دے ، اور تم معاف کر دو تو یہ تقوی کے زیادہ قریب ہے ، اور تم آپس میں احسان کرنا نہ بھولو ، اور بے شک اللہ اس کو جو تم کر رہے خوب دیکھنے والا ہے البقرۃ (237).

اور ایک مقام پر فرمان باری تعالی اس طرح ہے :

اور تم عورتوں کو ان کے مہر خوشدلی سے ادا کرو ، پھر اگر وہ اس میں سے کوئی چیز تمہارے لیے چھوڑنے پر دل سے خوش ہوجائیں تو اسے کھا لو ، اس حال میں کہ مزے دار خوشگوار ہے النساء (4). انتہی

مستقل فتوی اور علمی ریسرچ کمیٹی

الشیخ عبد الرزاق عفیفی

الشیخ عبد اللہ بن عبد الرحمن بن غدیان

الشیخ عبد اللہ بن سلیمان بن منیع

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (57/19).

دوسری بات یہ ہے کہ :

بیٹے کےلیے اپنے باپ کا قرض ادا کرنا جائز ہے ، چاہے وہ مہر ہو یا قرض   چاہے والد کام کاج سے عاجز ہو یا غیر عاجز لیکن اگر عاجز ہو تو پھر اس حالت میں بیٹی کے اس کا قرض زکاۃ سے بھی ادا کرنا جائز ہوگا

مزید تفصیل کےلیے آپ سوال نمبر (39175) کے جواب کا مطالعہ کریں

واللہ اعلم